ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615
Vol. 7 No.3 2024

صوبے دار محمد خالد کی مزاح نگاری

1- رانا راشد
پی ایچ ڈی اسکالر, لاہور گیریژن یونیورسٹی،لاہور۔

2-ڈاکٹر محمد شفیق
پاکستان رینجرز،پنجاب۔

Abstract :

Our beloved motherland Pakistan is facing challenges like terrorism, lawlessness, poverty, educational backwardness, etc. At the same time, constant attacks on our ideological and geographical boundaries by internal and external enemies pose grave challenges. The Pakistan Army has played its role on the front line to counter this. Pakistan Army is a symbol of national pride and strength and no country can ensure its defense without a strong military.

Our brave soldiers are sacrificing their lives for the future of the country. On the intellectual and literary front, apart from the performance of military service, Pakistan Army writers also endeavored to foster the intellectual growth of the nation while upholding the sanctity of the pen.

Even though the literary figures of the Pakistan Army have left their mark in all fields of Urdu literature, the field of humor seems to be their favorite playground.

Among these famous humorists, a significant name is Subedar Khalid, who has enriched the treasure trove of Urdu humor by presenting the story of a recruit becoming a soldier in a humorous style.

کلیدی الفاظ: دفاعِ پاکستان، پاک فوج، خاکی زندگی، ٹریننگ کی کتھا، معمولاتِ سولجر،مزاحیہ اسلوب اور صوبے دار محمد خالد

وطنِ عزیز پاکستان کو جہاں مختلف مسائل کا سامنا ہے وہیں اس کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں پر اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے لگاتار حملے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں۔اس چیلنج سے نمٹنے کے لئے بہادر پاک فوج نے ہر اول دستے کا کردار ادا کیا ہے۔اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ان سپوتوں نے اُردو ادب میں بھی فتوحات کے ناقابل فراموش جھنڈے گاڑے ہیں۔اپنی اصل میں پاک فوج سے وابستہ اہل قلم نے اُردو زبان و ادب کے فروغ میں جو نمایاں کردار ادا کیا وہ ادبی تاریخ میں اہم باب کی حیثیت رکھتا ہے۔پاک فوج سے تعلق رکھنے والے ادباء و شعراء نے فوجی خدمات کے ساتھ ساتھ اپنی ادبی تخلیقات سے اردو اور انگریزی ادب کو وسعت دی۔ان قلم کاروں میں ایک اہم نام صوبے دار (ر) محمد خالد کا ہے، جن کی ولادت کے متعلق کیپٹن ڈاکٹر شاکر کنڈان تحریر کرتے ہیں:

"خالد ۱۶ مارچ ۱۹۴۷ کو پیدا ہوے۔"(۱)

ان کے والد کا نام نیک محمد اور والدہ کا نام حاکم بی بی ہے۔دونوں وفات پا چکے ہیں۔آبائی پیشہ کھیتی باڑی ہے اور اسی معاشی ضرورت کے تحت ان کا خاندان گوٹریالا گاؤں میں آباد ہے۔

محمد خالد نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں گوٹریالا سے حاصل کی۔۱۹۶۴ میں گورنمنٹ ہائی اسکول مراڑیاں ضلع گجرات سے میٹرک پاس کرنے کے بعد پاک فوج میں شمولیت کا ارادہ کیا۔اس مقصد کی تکمیل کے لیے انہوں نے کور آف سگنل کا انتخاب کیا۔بھرتی ہونے کے بعد ۳۰ نومبر ۱۹۶۵ کو بنیادی عسکری تربیت کے لیے سگنلز کور ٹریننگ سینٹر کوہاٹ پہنچے۔تکمیلِ تربیت کے بعد پہلی تعیناتی پشاور میں ہوئی۔انہوں نے عسکری خدمات کے ساتھ ساتھ تعلیمی سفر بھی جاری رکھا اور نجی طور پر ۱۹۷۴ میں ایف اے،۱۹۷۶ میں بی اے، ۱۹۸۰ میں ایم اے معاشیات اور ۱۹۸۸ میں ایم اے اردو کا امتحان پاس کیا۔۱۹۸۱ میں

ایجو کیشن کور میں بطورِ نائب صوبے دار منتخب ہوئے۔ عسکری سروس مکمل کرنے کے بعد جولائی ۱۹۹۰ میں بطورِ صوبے دار فوج سے سبکدوش ہو گے۔ آج کل آپ مکمل ریٹائرزندگی گزار رہے ہیں لیکن قلم کی مشقت جاری رکھے ہوئے ہیں۔

تصنیفی سفر کا آغاز:

محمد خالد پاک فوج کے اردو جرائد "تعلیم"، "قاصد" اور "ہلال" سے وابستہ رہے۔اس ضمن میں وہ یاد کرتے ہیں:

"میں نے آغاز میں اپنے خیالات ومشاہدات کو "قاصد" میں پیش کیا۔چند ایک تحریریں "تعلیم" میں بھی لکھیں۔اس کے بعد مستقل طور پر "ہلال" میں لکھنا شروع کیا.ریٹائرمنٹ کے بعد بھی ایک عرصہ تک میری تحریریں "ہلال" میں شائع ہوتی رہیں۔"(۲)

جس طرح افواجِ پاکستان کے افسروں نے تربیتی روداد کو آپ بیتی کی صورت میں پیش کیا۔اسی طرح محمد خالد نے تربیتی حالات کو "ہلال" میں قسط وار پیش کیا ہے۔اس ضمن میں ان کا کہنا ہے:

"میں نے پی ایم اے میں زیر تربیت کیڈٹس کے متعلق "جنٹلمین بسم اللہ" اور "کاکولیات" کو دیکھتے ہوئے سولجر کی زندگی کے متعلق لکھنے کا آغاز کیا۔"(۳)

ادبی خدمات:

"قاصد"، "تعلیم" اور "ہلال" میں قسط وار چھپنے کے بعد ان کی تصنیف "چپ راست سے براہِ راست" مستقبل قریب میں تصنیفی صورت میں منظرِ عام پر آنے والی ہے"(۴)

اس ضمن میں کرنل اشفاق حسین لکھتے ہیں:

"قارئین کو نوید ہو کہ صوبے دار محمد خالد نے ایک کتاب لکھ لی ہے۔"چپ راست سے براہِ راست" کے نام سے۔آج کل اسے چھپوانے کے چکر میں ہیں اور عین امکان یہی ہے کہ وہ کسی نہ کسی پبلشر کو چکر دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔"(۵)

محمد خالد، عام سے واقعات کو شگفتگی کے ساتھ پیش کرنے کا فن رکھتے ہیں۔ایک جگہ پر انھوں نے فوج میں بھرتی ہونے کی روداد کو دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے۔"ہلال" میں شائع ہونے والے ان کے مضامین میں سے چند کے اقتباس یہاں درج کئے جاتے ہیں:

"لو جی! بھرتی کی کاروائی شروع ہو گئی۔ایک فوجی سپاہی ہاتھ میں ڈبہ اور چھوٹا سا کپڑا پکڑے ہوئے ہے۔اس کے ساتھی نے فیتہ اٹھا رکھا ہے کان میں جامنی رنگ کی پنسل اڑس رکھی ہے۔یار لوگ بھرتی کے یہ اوزار دیکھ کر گھبرا گئے۔ڈبے میں جھانک کر دیکھا تو اس میں کچھ پانی بھی تھا۔اب تو گھبرانے کے ساتھ شرمائے بھی۔کیا ہونے والا ہے؟ پھر ترچھی نظر سے اپنے جسم اور ڈبے کا موازنہ کیا تو کچھ تسلی ہوئی۔مصمم ارادہ کر لیا کہ حکم ملنے پر فوراً چھلانگ لگا دیں گے اور ثابت کر دیں گے کہ کم از کم اس پانی میں ڈوبنے والے ہم نہیں۔اسی تیاری میں تھے کہ پہلے فوجی نے پانی میں کپڑا بھگو بھگو کر ہمارے سینے کا دایاں حصہ تر کرنا شروع کر دیا۔کچھ سکون آیا کہ پانی کا کم از کم وہ استعمال نہیں جو ہم سمجھتے تھے۔اب یہ خلجان تھا کہ یہ کون سا مقدس پانی ہے جس کا چھڑکاؤ بھرتی کرنے سے پہلے ضروری سمجھا جاتا ہے۔دوسرے

فوجی نے کاروائی کر کے مشکل حل کر دی۔ فیتے سے چھاتی کا گردا گرد معلوم کرتا اور پھر دریافت شدہ اعداد و شمار سینے کے گیلے حصے پر کچی جامنی پنسل سے لکھ دیتا۔ واہ رے تیری منصوبہ بندی۔۔۔۔۔۔۔ اس سے آگے ماہرین کا ایک اور وفد، قد ماپنے والا آلہ، پانی اور پنسل لیئے کھڑا ہے۔ امیدوار اس کے پاس پہنچتا ہے اور قد نپواتا ہے۔ چھوٹے قد والے ایڑیاں اٹھا کر اور لمبے قد والے گھٹنے جھکا کر قد کو موزوں حد تک رکھنے کی کوشش کرتے۔"(۶)

انسان اور اس کے احساسات کو ان کی کیفیات کے مطابق لفظی جامہ پہنانا کار دشوار ہے۔ مگر خالد صاحب کو یہ کمال حاصل ہے کہ وہ انسانی احساسات کو کمال ہنر مندی سے صفحہ قرطاس پر انڈیلتے ہیں۔ انہوں نے دورانِ تربیت سگنلز ٹریننگ سنٹر، کوہاٹ میں اپنے قیام کے دنوں کی یادوں اور تربیتی تجربات کو پر وقار اسلوب میں قارئینِ ادب کی خدمت میں پیش کیا:

"بیرکیں ایک جیسی تھیں۔ کچھ پتا نہ چلتا تھا کہ ہماری کون سی ہے۔ جس کمرے کا دروازہ کھلا دیکھتے، منہ اٹھائے اسی میں جا گھستے اور دھکے دے کر نکالے جاتے۔ کوئی آدھ گھنٹے کی تگ و دو کے بعد آخر ایک کمرے میں پہنچے، مگا اور پلیٹ اٹھائی اور چلے لنگر کی طرف۔
جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دال چلے۔
۔۔۔ یہ سلسلہ شام تک جاری رہا۔ واپسی پر کھانا کھایا، بستر تلاش کیا اور زندگی کی پہلی رات اس طرح گزاری کہ ہمارے اور فرش کے درمیان چارپائی کا جھمیلا نہ تھا لیکن ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں۔"
(۷)

صوبے دار محمد خالد خالص پیشہ ورانہ سرگرمیوں اور خاکی زندگی کے معمولات سے متعلق معلومات مزاح کی چاشنی کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ فوج میں "سکیم" ایک جاں گسل مشق ہے۔ آپ اس خشک اور عام معمول میں مزاح کی کیفیت بڑی مہارت سے پیدا کرتے ہیں۔ ایک مثال ملاحظہ ہو:

"سکیم، کے احکام اوپر سے نازل ہوتے ہیں جو درجہ بدرجہ نیچے سرکتے سرکتے سکیم سے چند دن پہلے سپاہی تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ احکام نیچے پاس کرنے میں متعلقہ آدمیوں کے ظرف کا خاص خیال رکھا جاتا ہے اور ہر آدمی کو صرف اتنی معلومات مہیا کی جاتی ہیں جن سے اس کی فوری ضرورت بھی پوری ہو جائے اور اسے بد ہضمی بھی نہ ہونے پائے۔ بقول غالب "دیتے ہیں! وہ ظرف قدح خوار دیکھ کر"
اسی مضمون میں آگے چل کر لکھتے ہیں:

"جیسے جیسے سکیم کے دن قریب آتے جاتے ہیں ویسے معلومات وسیع، مکمل اور واضح ہوتی جاتی ہیں حتیٰ کہ ایک دن پہلے یونٹ سے چلنے کا وقت، گاڑیوں کی ترتیب، چیک پوسٹ کراس کرنے کا وقت وغیرہ بتا دیئے جاتے ہیں۔ یہ گھوڑے والا وقت نہیں ہوتا بلکہ منٹوں تک درست ہوتا ہے۔۔۔ وقت کی درستی کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ ہر گاڑی کے سنیئر آدمی کی گھڑی زبردستی سرکاری ٹائم کے ساتھ ملوائی جاتی ہے۔ آپ شور مچاتے رہیں کہ میری گھڑی ریڈیو پاکستان یا بی بی سی سے ملی ہوئی ہے کوئی نہیں سنے گا۔ درست وقت وہی ہو گا جو 'سی۔ او' یا ان کا نمائندہ کہے گا۔"(۸)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615
Vol. 7 No.3 2024

صوبے دار خالد کا اندازِ نگارش سادہ اور پر کشش ہے۔ان کے اسلوب میں طنز و مزاح کی دلکشی اپنے پورے جوبن کے ساتھ جلوہ گر ہے۔انہوں نے نفیس اور شگفتہ انداز میں واقعات کو مزاح کے روپ میں صفحہ قرطاس پر انڈیلا۔فوج میں پی۔ٹی پیشہ ورانہ عسکری تربیت کا حصہ ہے۔مصنف نے پی۔ٹی کو اس انداز سے مختلف نوعیت کا رنگ دیا ہے کہ قاری بھول بھلیوں میں گم ہو جاتا ہے اور اس کے انگ انگ میں مسکانیں پھوٹتی ہیں۔انداز ملاحظہ ہو:

"انسانی وجود کے کونوں کھدروں میں چند خفیہ رگ ریشے ایسے بھی ہیں جو ڈرل کی پہنچ سے باہر ہیں۔ان کو متاثر کرنے کے لیے قدم مار ، دوڑیں قدم مار۔۔۔قسم کے اوچھے ہتھکنڈے آزمائے گئے لیکن موجدین کی تسلی نہ ہوئی۔آخر،ان مفروران کو حتمی طور پر گھیرے میں لینے کے لیے پی۔ٹی یعنی فیزیکل ٹریننگ کی داغ بیل ڈالی گئی۔آپ نے اگر فوجیوں کو پی۔ٹی کرتے دیکھا ہو تو ضرور خیال گزرا ہوگا کہ ڈارون کا نظریہ بھی بالکل غلط نہ تھا،بلکہ ہم تو بعض دفعہ یہاں تک سوچتے ہیں کہ اگر انسان کا جد امجد بقول ڈارون بندر نہیں تھا تو اس حقیقت میں ذرا برابر شک نہیں کہ بندروں کا جد امجد ضرور کوئی پی ٹی ماسٹر تھا۔"(۹)

صوبے دار خالد کے مزاج میں مزاح کے چشمے پھوٹتے ہیں۔اُنہوں نے عام سے سنجیدہ واقعات کو بھی اس انداز اور کرداروں سے بیان کیا ہے کہ قاری کو ان کی ظریفانہ طبعیت پر بالآخر ایمان لانا پڑتا ہے.انداز ملاحظہ فرمائیں:

"ایک آدمی دماغ بیچا کرتا تھا۔جو وہ مردوں کے لواحقین سے معقول معاوضے کے بدلے لے لیا کرتا تھا۔ایک آدمی دماغ خریدنے کے لیے اس کے پاس آیا ۔اس وقت سٹاک میں صرف تین دماغ تھے۔ایک وکیل کا،ایک ڈاکٹر کا اور ایک فوجی کا جس کی قیمت اس نے بالترتیب یہ بتائی:

وکیل کا دماغ=۵۰۰روپے

ڈاکٹر کا دماغ=۱۰۰۰روپے

فوجی کا دماغ=۱۰۰۰۰روپے

گاہک قیمت دیکھ کر بڑا جز بز ہوا۔بھائی یہ اتنے عالی دماغ اتنے سستے اور فوجی کا دماغ اتنا مہنگا۔۔۔دوکاندار مسکرایا اور کہا!آپ نے شاید غور نہیں کیا۔وکیل اور ڈاکٹر نے تو اپنے دماغ اتنے استعمال کیے ہیں کہ اب ان میں شاید ہی کچھ بچا ہو۔البتہ فوجی دماغ چونکہ "ان ٹچ" ہے اس لیے اس کی قیمت زیادہ ہے۔"(۱۰)

فریحہ نکہت،صوبے دار محمد خالد کی مزاح نگاری کے متعلق تحریر کرتی ہیں:

"خالد نے ریکروٹ سے سپاہی بننے کی روداد کو بہت شگفتہ اور لطیف انداز سے بیان کیا ہے۔ان کا مزاحیہ اسلوب بھی تحریر کو دلچسپ بنانے کا باعث ہے۔معمولی سے واقعات کو شگفتہ انداز میں بیان کرنا خالد کی تحریروں کا نمایاں وصف ہے۔"(۱۱)

صوبے دار محمد خالد،عسکری تہذیب و ثقافت کی بھرپور عکاسی اور ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں۔انہوں نے عسکری اشیاء اور فوجی واقعات کو کمال ہنر مندی سے اپنی تحریروں کا حصہ بنایا ہے۔وہ الفاظ اس سلیقے اور مہارت سے استعمال کرتے ہیں کہ تمام تر الفاظ اپنی جگہ پر اپنے کام کی نمائندگی کرتے ہیں۔خاکی زندگی میں بیلٹ کی اہمیت کو مزاحیہ اسلوب میں یوں پیش کرتے ہیں:

"فوجی کو لمبائی کے رخ عین درمیان سے باندھنے کے لیے بیلٹ ایشو کیا جاتا ہے۔ پیٹ کی جملہ بیماریاں از قسم گیس، اپھارہ، بدہضمی، سوجن، وغیرہ وغیرہ کا اس سے شافی علاج آج تک دریافت نہیں ہو سکا حتی کہ بھوک اور پیٹ کے ہلکے پن سے بھی نجات مل سکتی ہے۔"(۱۲)

ڈاکٹر محمد اسماعیل جوئیہ، صوبے دار خالد کی مزاح نگاری کے متعلق رقم طراز ہیں:

"صوبے دار خالد نے بھی فوجی واقعات کو طنز و مزاح کا نشانہ بنا کر جہان ظرافت کے میدان میں یوں قدم رکھا کہ مزاح کی دنیا میں اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔ آپ کے ہاں زبان و بیان کی چاشنی کے ساتھ مزاح کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔"(۱۳)

صوبے دار محمد خالد اولین عسکری آپ بیتی نگار ہیں جنھوں نے ایک جوان کی ریکروٹ سے سپاہی بننے کی روداد کو تحریری صورت میں پیش کیا ہے۔ انہوں نے تربیتی سختیوں اور خاکی زندگی میں سپاہی کے معمولات کو تحریر کرتے ہوئے مزاح نگاری کے مختلف حربوں واقعات، لطائف، منظر نگاری، اشعار کی پیروڈی، پنجابی و انگریزی الفاظ کے استعمال اور محاورات سے مزاح تخلیق کرنے کے نادر نمونے پیش کر کے اردو مزاح نگاری کے دامن کو ثروت مند بنایا۔ اپنے مخصوص طرزِ نگارش کی بدولت وہ اردو مزاح میں منفرد شناخت رکھتے ہیں۔

حوالہ جات:

1. فریحہ نگہت، بری فوج کے مزاح نگار، مقالہ ایم۔اے اردو، مملوکہ پنجاب یونیورسٹی ۱۹۹۱ء: ص:۲۰۳
2. مضمون نگار کی صوبے دار محمد خالد سے فون پر گفتگو: مورخہ ۲۳ دسمبر ۲۰۲۱
3. ایضاً
4. ایضاً
5. کرنل اشفاق حسین کا مضمون نگار کے نام خط: مورخہ ۱۲ نومبر ۲۰۲۱
6. محمد خالد، "فوجی بھرتی"، مشمولہ: ہفت روزہ ہلال، راولپنڈی، ۷ فروری ۱۹۸۹، ص: ۱۷
7. محمد خالد، "اور جب میں سگنلز سنٹر میں پہنچا"، نومبر ۱۹۹۱، ص:۱۹
8. ایضاً، "ہلال"، ۲۲ دسمبر ۱۹۹۴، ص:۱۱
9. ایضاً، ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۴، ص:۲۳
10. محمد خالد، صوبے دار، مضمون: "فوجی بھرتی" مشمولہ ہلال، ۷ فروری ۱۹۸۹، ص:۱۷
11. فریحہ نگہت، رسالہ ہلال کے مزاح نگار، مقالہ ایم اے اردو، مملوکہ: اورینٹل کالج، لاہور، ۱۹۹۳، ص: ۲۵۳
12. محمد خالد، صوبے دار، مضمون: "میری ٹوپی" مشمولہ ہلال، ۳۱ دسمبر ۱۹۹۳، ص:۳۱
13. محمد اسماعیل جوئیہ، ڈاکٹر، "فوجیانہ مزاح"، اسلام آباد: دنیائے اردو پبلی کیشنز، ۲۰۲۲، ص: ۳۹